نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۷ جلد ۱۲ — لودیانہ ۱۹ نومبر ۱۸۸۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

انگریزی فوجیں میدان جنگ برہما میں داخل ہوگئی ہیں = رنگون کے حکام کو حکم ہوا ہی کہ وہ بھی جنگ برہما میں شریک ہوں = فرانس والے اب شاہ برہما کو صلاح دیتے ہیں کہ انگریزوں سے جنگ کرنا اچھا نہیں ہی چاہیئے کہ بہت جلد صلح کر لو = روسی کمیشن ہمارے سرحدی افسران کمیشن سے اگر بات چیت کریں تو شاید سردی کے بعد کرینگی = روس والے صوبہ جات سلطنت روم کو اشتعالک فساد و جنگ کی دے رہے ہیں = امریکہ میں ایک ایسا قیمتی کتا ابھی مرا ہی کہ اُسکو ایک صاحب نے بڑے شوق سے آٹھ ہزار روپیہ کو خریدا تھا = کاشمیر میں ابھی تک رعایا کو یہہ یقین کامل ہی کہ سرکار انگریزی کی چھاؤنی پڑنے ہی مہاراجہ صاحب کی فوج برخاست کیجاویگی = شاہ سرویہ نے جنگ کی تیاری کے واسطے ایک کروڑ روپیہ قرض لیا ہی = افغانستان میں اب انگریزی طاقت کی بڑی تعریف ہوتی ہی اور باغی سردار امیر کی اطاعت کرتے جاتے ہیں = جلال آباد سے خبر آئی ہی کہ حزبی فرقہ جلال آباد کے علاقہ میں بھی فتنہ و فساد کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں = چین اور روس کے درمیان جو صلحنامہ تحریر ہوا تھا اُسپر طرفین سے دستخط ہو گئے ہیں = سرکار انگریزی کا کوئی وکیل اسوقت دربار چین میں موجود نہیں ہی مگر تجویز درپیش ہی کہ وکیل روانہ کیا جاوے = خراسان کا گورنر روسیوں سے سازش کرنا چاہتا تھا مگر راز کھل گیا اور معاملہ جوں کا تیوں رہگیا ہی = ہرات کے قلعہ پر ہزاروں مزدور گرد و نواح سے طلب کئے گئے ہیں اور کام بڑی سرعت کے ساتھ ہوتا جاتا ہی = سلطان روم کے برخلاف خاص دارالسلطنت روم میں سازش ہو رہی ہی = وزیر شاہ ایران روس کی طرف روانہ ہوا ہی تاحال روانگی کا باعث معلوم نہیں ہوتا ہی = نیپال کے راجہ صاحب نے اپنے علاقہ میں منادی کرادی ہی کہ علم انگریزی کی تعلیم حاصل کرنا چاہئے = سوڈان سے ۶ ہزار مفسد دادی حلفا کیطرف بڑھے چلے آتے ہیں = خبر ہی کہ مصنوعی جنگ میں شاید کاشمیر کی فوج بھی شامل ہوگی = ولایت میں مہاراجہ صاحب دلیپ سنگھ کی جائیداد کا کوئی خریدار کھڑا نہیں ہوتا ہی = شاہ چین نے حکم جاری کیا ہی کہ ملک چین کی تمام سرحدوں پر توپخانے شاہی مقرر کئے جاویں = مہاراجہ صاحب بہادر فریدکوٹ نے ۵ ہزار روپیہ بطور عطیہ پنجاب کے چیف اسکول کو دیا ہی = چین میں جو مرض ہیضہ پھیلا تھا اُسکے صدمہ سے ابتک ۶ لاکھ آدمی مرچکے ہیں = بلگیریہ اور رومیلیا کی بابت زار روس نے یہہ رائے دی ہی کہ سلطنت روم سے یہہ دونوں علاقہ علیحدہ رہنے واجب ہیں = روسی اخبارات ظاہر کر رہے ہیں کہ انگریزوں اور روسیوں کی جنگ ضرور ہوگی +

نور افشاں

پرنس آف ویلز

بہت دن نہیں ہوئے کہ وارث تخت انگلستان حضور شاہزادہ ویلز دام اقبالہ نے بطور سیر و سیاحت ہندوستان میں تشریف لاکر یہاں کی رعایا کو اپنے دیدار فیض انوار سے مشرف فرمایا تھا۔ آپ ہماری مہربان ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے فرزند کلاں ہیں اور چشم بد دور آگے اُنکے فرزند کلان خود جوان ہیں جن لوگوں کو یہاں آپ کی زیارت کا موقع ملا تھا اُنکو بخوبی یاد ہوگا کہ آپ کا لباس غایت سادہ وضع بے تکلف اور اخلاق نہایت کریمانہ تھا خود لنڈن میں آپ ہمیشہ عام بھلے مانسوں جیسے حسن اخلاق اور سوائے موقعہ دربار کے ایک عام سیدھے سادے لباس میں دیکھے جاتے ہیں لنڈن جیسے متمول شہر میں آپ کا دولت خانہ باہر سے ایسی سادہ عمارت کا ہی کہ ایک اجنبی تماشائی اُسکو دیکھ کر شاہی محل کہنے میں شامل ہوتا ہو آپ کی ذریات میں خدا کے فضل سے بہت سے شاہزادے شاہزادیاں ہیں اور سب کی سب نہایت معقول اور سادہ طریق میں پرورش پائے ہوئے ہیں گو وہ چمنستان سلطنت کے نونہال ہیں مگر فخریہ پاشاندار لباس پہننے کے مطلق مجاز نہیں کیا شاہزادے اور کیا شاہزادیاں دونوں کی پوشاکیں عام اطفال مکتب کی طرح نہایت سادہ مزاجیں خلیق اور اطوار ہر دلعزیز ہیں۔ ہماری ظل اللہ قیصرہ ہند نے خود دست مبارک سے ایک کتاب لکھی ہی جو بقول کلام الملوک ملوک الکلام سب کے مطالعہ کے قابل ہی خصوصاً ان لوگوں کے لئے نسخہ اکسیر کا حکم رکھتی ہی جو شاہی خاندان انگلستان کے نجی حالات دریافت کرنے کے شائق ہیں۔ اس کتاب میں شاعرانہ مبالغہ یا منشیانہ انشا پردازی مطلق نہیں بلکہ روزمرہ کی بول چال میں نہایت صاف اور سلیس مضامین ہیں اور پڑھنے والے کے دل پر نہایت خوبصورتی سے منقش کر دیتے ہیں کہ دنیا کے بڑے سے بڑے آدمیوں کو بھی ویسی ہی آزمائشات تردوات اور تفکرات لاحق ہیں جیسے غریب سے غریب کو بلکہ سچ پوچھو تو غریب غم نانے وارد دارا غم جہانے +

ہمارے ملک کے خود بین خود پسند امرا زادوں اور خوزادوں کو جو شاہزادہ ویلز کے خدمتگاروں کے برابر بھی رتبہ نہیں رکھتے حالات مرقومہ بالا سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور جو جھوٹے خیال بیجا مادگر نخوت کو یکلخت دل سے اٹھا دینا چاہئے فخر بیجا اور ظاہر داری کی شان انسان کو انسان نہیں بنا سکتی بلکہ اُسکے لئے دلی حلیمی باطنی آراستگی اور روحانی ترقی کی ضرورت ہی اے خدا تو ہمارے لوگوں کے دل کی آنکھیں کھول تاکہ اچھی طرح دیکھ سکیں کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور بن کر کیا دکھلا رہے ہیں +

ہندوستان کی لڑکیونکے حالات

ہم ذیل میں ایک انگریزی چھٹی کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو بنام دختران انگلستان خود انگلستان میں لکھی گئی ہی چونکہ اس سے کچھ کچھ ہندوستانی خاندانوں کے حالات کا تجربہ اور نیز انگریز لیڈیوں کی ہمدردی نسبت عورات اس ملک کے مترشح ہی ہماری دانست میں اسکا پڑھنا ناظرین نور افشاں کے لئے خالی از فائدہ نہ ہوگا وہو ہذا +

میری پیاری لڑکیو۔ میں اس چھٹی کے ذریعہ سے تمکو دختران ہند کے کچھ کچھ حالات بتلانا چاہتی ہوں جس سے تم اپنی اور اُنکی حالت کا تفاوت اور نیز یہہ کہ اُنکو تمہاری ہمدردی تمہاری امداد اور تمہاری دعا کی کسقدر احتیاج ہی بخوبی سمجھ جاؤ۔ یہہ تو تم خود جانتی ہو کہ کس صورت میں رحیم خدا نے ہند کا عظیم بر اعظم انگریزوں کو عطا کیا تھا اور کہ ہماری مہربان مہارانی ملکہ وکٹوریہ جیسی یہاں ویسی ہی وہاں دونوں ملکوں میں برابر حکمران ہی یہہ بھی شائد تم جانتی ہوگی کہ وہاں کے لوگ ہمارے جیسے نہیں ہیں کیونکہ اُنکے بدن کا رنگ گندمی اور سر کے بال اور آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں اور کہ اُنکی شکل اور چہرہ کا خط و خال کچھ ہم سے چنداں متفاوت نہیں ہی بلکہ بعض بڑے بڑے گھرانوں کی عورتیں اکثر خوبصورت ہوتی ہیں۔ تم یہہ بھی جانتی ہوگی کہ ہندو لوگ بتوں کی پرستش کرتے اور اکثر ذلیل توہمات میں گرفتار ہیں لیکن تمکو اُنکی قومی رسومات کی خرابیاں اور ان خرابیوں کا مہلک اثر خصوصاً چھوٹی لڑکیوں پر شائد معلوم نہیں ہی سو میں بتلاتی ہوں +

ہندو لوگ اپنی لڑکیوں کو اکثر حقارت کی نگاہ سے دیکھتے اور اُن سے بہت نفرت کرتے ہیں جہاں باپ کو گھر میں لڑکی پیدا ہونیکی خبر ملتی ہی وہیں وہ اُسکے جنم دن کو کوسنا شروع کر دیتا ہی اور ماں بھی اس افسوس سے خالی نہیں رہتی کیونکہ وہ اپنے خاوند کے خیالات سے خوب آگاہ ہی۔ پہلے دنوں میں تو لڑکیاں پیدا ہوتے ہی ماری جاتی تھیں لیکن جب پادری لوگوں نے ادھر اُدھر دورہ کرکے اس بیرحم رسم پر خبر پائی اور بحضور گورنمنٹ کلکتہ اُسکی رپورٹ کی اور دختر کشی کے سخت جرائم کی بابت بہت سی کتابیں شائع کیں تب کہیں جا کر اس بیرحم فعل کی قانوناً ممانعت ہوئی اب بھی کہیں کہیں معصوم لڑکیاں خفیہ طور سے ماری جاتی ہیں چنانچہ میں نے بچشم خود ایک لڑکی کو افیم کھلائے ہوئے اور مرتے دیکھا اور جب اُسکے باپ کو کہا گیا کہ ظالم تو نے یہہ کیا ظلم کیا تو اُس نے جواب دیا کہ لڑکی ہی مرگئی تو کیا ہوا +

اے لڑکیو تم جو اپنے گھروں میں لڑکیوں کی پیدائش پر لڑکوں کے برابر خوشی کرتی ہو شاید بہت تعجب کروگی کہ ہندو ماں باپ اپنی لڑکیوں کو کیوں نہیں

چاہتے۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ قومی رسم اُن لوگوں کو اپنی لڑکیاں دس برس کی عمر کے پہلے پہلے بیاہ دینے پر مجبور کرتی ہیں۔ شاید تم تو اس عمر کی شادی کے خیال سے ہنستی ہنستی لوٹ ہو جاؤ گی لیکن وہ لوگ ایسا کئے بغیر نہیں رہ سکتے پھر کنیادان یعنے لڑکی کے سنکلپ کرنیکے ساتھ بہت سا دھن بھی دینا پڑتا ہے اور دھن کا دینا ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہوتا پس نفرت کی پہلی وجہ یہہ ہے۔ دوسری یہہ کہ لڑکا دولت کما کر اپنے باپ کے گھر لاتا ہے اور لڑکی باپ کی کمائی لیجا کر اپنے سسرال کا گھر بھرتی ہے اور یہہ گوارا نہیں ہوتا۔ تیسری یہہ کہ ہندوؤں کے نزدیک مرے ہوئے باپ کو اعراف میں سے نکالنے اور بھوت پریت بننے سے باز رکھنے کے لئے بیٹے کا کریا کرم پر بیٹھنا برہمنوں کو مردہ کے نام سے دان پن کرنا شاستروں کے بموجب تجہیز و تکفین کی رسومات بجالانا بہت ضروری ہے۔ چوتھی وجہ یہہ کہ ہندوؤں کے خیال میں بیٹا پیدا ہونے میں دیوتوں کی خوشی اور بیٹی ہونے میں انکی ناراضگی متصور ہے پس ہندو لوگ جو کبھی دولت سے محروم اور محض دنیوی دولت کے فریفتہ ہیں اور اسکو ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتے کچھ تعجب نہیں کہ بیٹے کو چاہتے ہیں اور بیٹی ہونے پر از حد مغموم ہوتے ہیں +

ہندوؤں میں بڑے گھرانوں کی لڑکیاں

آپسمیں کھیلنے کودنے نہیں پاتیں خصوصاً منگنی بیاہ کے بعد پردے کی سخت قید میں ڈالی جاتی ہیں جہاں انہیں سوائے اپنے گھر کی چار دیواری کے اور کسی چیز کے دیکھنے کی مجاز نہیں ہوتیں جنکے گھروں میں بغیچے ہیں بشرطیکہ وہ بھی چاروں طرف دیواروں سے محدود ہوں تو انکی سیر دیکھ سکتی ہیں لیکن باہر کی دنیا کا نظارہ اُنکے نصیب نہیں ہوتا۔ اب یہاں سے خیال کرلو کہ ہمیشہ ایک ہی جگہ کے دیکھنے اور بیکار بیٹھے رہنے سے اُنکے دل کی گھبراہٹ کا کیا اندازہ ہوگا کیونکہ اُنکو تمہاری طرح مدرسوں میں جانا نہیں ملتا اور نہ گھر میں کچھ علم سکھایا جاتا ہے اُنکی بڑی دل لگی اور بڑا کام گہنے پاتے کی بناوٹ اور رنگ برنگی کپڑوں کی ساخت ہے انہیں باتوں میں دن رات مصروف اور اسی دھن میں ہر وقت محو رہتی ہیں اور تیج تیوہار پر انہیں کو پہن کر خوش ہو رہتی ہیں۔ کبھی کبھی اُنکو شادی بیاہ میں جانیکا موقع بھی مل جاتا ہے جسکے طفیل چند گھنٹے قید سے رہائی پاتی ہیں لیکن پھر بھی راستہ میں بہت کچھ دل کھول کر دیکھ نہیں سکتیں کیونکہ بند ڈولیوں میں یا بند گاڑیوں میں جاتی اور آتی ہیں میں نے اکثر چھوٹی لڑکیاں گہنے سے سرتاپا لدی ہوئیں اور گاڑیکی چلمنوں سے چوری تاکتی ہوئیں دیکھی ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر کچھ روک نہ ہوتو گاڑی کی کھڑکیوں سے دنیا کو دل کھول کر دیکھیں۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہہ ہے کہ یہہ غریب لڑکیاں اور نیز جوان اور بوڑھی عورتیں اپنی اس زندگی کی علت غائی سے بالکل ناواقف ہیں وہ نہیں جانتیں کہ وہ کیسی گنہگار ہیں اور انکی نجات کا سچا راستہ کونسا ہے اس زندگی میں اُنکی امید دلانیوالی شاید کوئی چیز ہو لیکن مرتے وقت سوائے یاس اور حسرت کے اور کچھ نظر نہیں آتا +

میں نے یہہ باتیں اس غرض سے لکھی ہیں کہ تم اپنی حالت کی آزادی اور بہبودی دیکھکر خدا کے فضل کی شکر گذار رہو اپنی ہندوستانی غریب بہنوں کی خستہ حالت دیکھکر اُنپر ترس کھاؤ اُنکی ہمدردی کرو اپنی حیثیت کے بموجب اپنی جیب کا روپیہ خرچ کرکے اُنکے لئے کتابیں اور کتابوں کے پڑھانے والے معلم بہم پہنچاؤ اُنکے لئے دعا مانگو اور کوشش کرو کہ تم میں سے خود کوئی کوئی ہندوستان میں پہنچکر اُن بیخبروں کی بے بس چڑیوں کو کچھ کچھ پڑھاوے پڑھا کر انسان بناوے اور انسانیت کے فرائض سکھلا کر بجائے چاندی سونے کے زیورات اور رنگ برنگی پوشاک کے سچی انسانی برکات سے ملبس کرے +

دیوالی

۶- نومبر دیوالی کا دن تھا قریباً کل سرکاری محکموں میں تعطیل رہی مدارس کے طلباء کو چھٹی ملی اور عموماً تمام کاروبار بند رہے البتہ ریلوے گاڑیاں معمول سے زیادہ چلیں اور ریلوایوں کو فائدہ کی امید میں بہت ہل چل رہی۔ بعض ہندؤں نے ۱۵- روز تک اور بعض نے صرف ایک دن رات برت رکھا باقیوں نے یوہیں خالی خولی تہوار منایا کئی ایک نے گنگا اشنان اور امرت سر نہان کا دھاوا کیا کئی ایک نے آس پاس کے دریاؤں تک دوڑ دھوپ کی اور بہتوں نے گھر پاس کے ڈبروں اور تالابوں کو بھی گنگا مان یا گویا اپنی اپنی سمجھ میں سب پچھلے پاپ دھو ڈالے۔ گھروں میں خوب صفائیں ہوئیں سال بھر کا کوڑا کرکٹ باہر پھینکا گیا کوئی کونا کوئی کنارہ کوئی جگہ صفائی سے خالی نہیں رہی سب مکان گوبر سے لیپے گئے اور گوبر کے چبوترہ پر گنیش کی مورت نے چاک اور سیندور کی لکیروں میں جلوس کیا مسی اور آہنی برتن اور تونبے کے ہتوں تک دھوڈالے گئے مٹی کے پرانے برتن اور پرانے دیئے سب باہر کر دیئے گئے حتی المقدور ہر ایک چیز نئی جتائی گئی اور سب کو روشنی دکھائی گئی حتی کہ چوہے کے بلوں تک بھی اندھیرے میں نہیں رہنے پائے یہہ سب تیاریاں لچھمی دیوی کی آمد آمد میں تھیں جو اُنکے زعم میں ہر سال اس خاص دن پر اپنے اپنے پوجاریوں کے یہاں دورہ کرتی ہے +

سب کے یہاں شیرینی بٹی گھر والوں نے کچھ آپ کھائی اور کچھ دوست آشناؤں کے یہاں بھیجی جلیبیوں کے تھال اور مٹھائی کی پٹلیں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر سارا دن پھرتی رہیں ہندوؤں کو سیر کرکے مُردوں تک پہنچیں شام کو مرگھٹوں میں ہر ایک ہندو اپنے اپنے مُردوں کے ڈھیروں پر رکھ آئے مُردوں کو تو کچھ فائدہ پہنچا یا نہ پہنچا لیکن بھوکھے چوہڑے چوہڑیوں اور شہر کے کتوں نے خوب مزے سے کھائیں خیر پھر بھی کام آگئیں۔ دیوالی کی شام اہل ہنود کے کوچوں اور بازاروں میں گویا دن چڑھا ہوا تھا ہر ایک نے اپنی وسعت کے بموجب روشنی کی امیروں نے لمپ جھاڑ فانوس اور طرح طرح کی قیمتی روشنیوں سے اور غریبوں نے صرف مٹی کے دیوے اور سرسوں کے تیل سے اپنی ہوس نکالی پکے ہندوؤں نے بتوں کی پوجا پاٹ اور بھجن گانے میں عام ہندوؤں نے خوشی کے راگوں سے دل بہلانے میں مہاجنوں نے بہیوں کی پرستش اور سال بھر کے حساب کتاب میں عورتوں نے مختلف بتوں کی صورتیں سامنے رکھکر انکی پرستش میں چھوٹے لڑکوں نے کود پھاند اور بازار گردی میں لڑکیوں نے اپنی ماؤں کے ساتھ طرح طرح کے چہل پہل میں اور جوئے کے عاشقوں نے تاش گنجفہ اور چھکا پوں کے شور و غل میں وہ رات بسر کی مطلب سب کا جاگنے سے تھا تاکہ لچھمی دیوی سوئے ہوئے پاکر کہیں لوٹ نہ جاوے ✤

غرض ظاہر میں آنکھ نے اُس رات چاروں طرف خوشی اور بشاشت کی دھوم دھام دیکھی لیکن معنوی آنکھ نے غور کرنے سے سوائے تاریکی اور ہلاکت کے اور کچھ مشاہدہ نہ کیا۔ فی الواقعہ وہ رات چھٹی قبر کی مشابہ تھی جو باہر سے روشن اور اندر سے تیرہ و تاریک ہوتی ہو۔ دیوالی جیسا اسکے نام سے ظاہر ہو محض دیوتوں کی پرستش سکھلاتی ہو اور دیوتوں کی پرستش پاک خدا کی مخالفت ہو جسکا حکم ہو کہ تو میرے آگے کسی دوسرے کو خدا مت مان لچھمی بیچاری ایک بیجان چیز ہو اور اگر کچھ ہو تو معلوم ہوتا ہو کہ اپنے دیوی پن کے منکروں مثلاً یہودی اور عیسائیوں پر زیادہ مہربان ہو کیونکہ ہندوستان کے ہندو لوگ ولایت کے سوداگروں کے پاسنگ بھی نہیں اور اہل اسلام میں سے اگر کوئی مالدار ہو تو وہ بھی اسکے دیوی ماننے سے متنفر ہو۔ اگر یہہ سچ مچ دیوی ہوتی تو چاہئے تھا کہ بغیر اسکے معتقدوں کے کوئی دوسرا دھن دنتی ہونے نہ پاتا۔ دوسری تعلیم دیوالی کی قماربازی ہو جو کئی ایک دن پہلے سے شروع ہو جاتی ہو ہندو قماربازا سکو مذہبی رسم قرار دیتے ہیں اور اپنے ثبوت میں یہہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ پہلے جوا بشن اور بالی نے کھیلا بشن فریب سے جیت گیا اور بالی کو شرط کے بموجب دوزخ میں جانا پڑا سو دیوتونکا فعل ہمارے لئے دستور العمل ہو اور اب اگر دیوالی میں جوا نہ کھیلا جاوے تو بالی دیوتا کے سراپ کا خوف ہو اس سے ثابت ہوا کہ جوا جسکی بدی کے خود ہندو قائل ہیں بالی اور بشن دیوتا کی ایجاد ہو پس غور کی جاے ہو کہ جن دیوتاؤں نے خود بدی کی اور بدی کا بیج اپنے معتقدوں میں پھیلایا وہ کیسے دیوتا ہونگے اے خدا تو اس ملک کے لوگوں کی دل کی آنکھیں کھول اور اپنا سچا راستہ انکو دکھلا تاکہ اُس میں چلنے سے ٹھوکر سے بچیں ✤

نکات قابل غور

۱- اپنے دن بھر کے فعلوں کو جو تم سے سرزد ہوتے ہیں یادداشت کی کتاب میں لکھکر جمع کرو دعا کی ذیلیوں میں باندھو ایمان کے تاگوں سے سیو اور یہہ ایک نہایت محفوظ کتاب بن جائیگی پھر اگر عاقبت میں وہ کتاب ساری دنیا کے آگے بھی کھولی جاوے تو تم کبھی شرمسار نہیں ہوگے ✤

۲- جو شخص ۲۰- برس کی عمر میں خوبصورت نہیں ۳۰- برس کی عمر میں مضبوط نہیں ۴۰- برس کی عمر میں دانا نہیں ۵۰- برس کی عمر میں مالدار نہیں پھر کبھی خوبصورت مضبوط دانا اور مالدار بننیکی ہوس نرکھے بس جو ہونا تھا سو ہوگیا ✤

مراسلات

رپورٹ سالانہ کتب خانہ عام مشن الور واقعہ ۱۵- اگست ۱۸۹۵ء

آج خداوند کریم کی فضل و برکت سے کتب خانہ ہذا کی پنجم سال کا اول روز ہو جن جن صاحبان نے اپنی فیاض دلی اور سخاوت سے چندہ وغیرہ دینے میں امداد فرمائی انکے لئے ممنون و مشکور ہو اور خداوند کریم کی جناب میں عرض رسان ہو کہ ایسے صاحبان عالی ہمت کو سال آیندہ کے لئے بھی آمادہ کرے کہ وہ اپنا ہاتھ اسکی امداد دینے میں کوتاہ نہ فرماویں اس سال میں جیسی کچھ ترقی خداوند کریم کی فضل و برکت سے ہمارے معزز پیٹرن مغفرتی جناب پادری اے- بی- ٹیتی جیمس صاحب کے زیر سایہ میں انکی توجہ و مہربانی سے نازل ہوئی اُسکا حال تحریر کرنے سے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہو ہمکو امید ہو کہ جب ناظرین رپورٹ ذرا آگے بڑھکر اس کتب خانہ کا حال بغور ملاحظہ فرماوینگے تو خداوند کی مہربانی و فضل کی مداح و ثنا خوان ہونے لگے سال گذشتہ میں ہمارے چندہ دہندگان کی تعداد ۳۰- تیس اشخاص تھے اور ان میں صرف چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵- اشخاص متواتر چندہ دینے والے تھے اور باقی نادہندہ تھے اب تعداد ممبران اکتیس ۳۱-

ہو اور انمیں بہت کم ایسے ہیں جو چندہ دینے میں پہلو تہی یا تغافلی کریں سال گذشتہ سے سال حال میں تعداد ممبران دو چند تصور کیجاوے اور جو اشخاص کہ کتب خانہ میں سال حال میں شامل ہوئے ہیں وہ مشن سے کچھ تعلق نہیں رکھتے ہیں شہر کے معزز رئیسان و شرفائے سے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب روز بروز ہمارا کتب خانہ شہرت و اعتقاد عوام کے دلوں پر نقش کرتا جاتا ہے ہنوز ترقی اور شہرت کو بہت جگہ ہے کئی اشخاص حال میں امیدوار نام کے ادخال کے ہیں یقین ہے کہ رفتہ رفتہ بہت سے نام کتب خانہ کی فہرست پر بڑھائے جاوینگے پیشتر عوام کا خیال تھا کہ اس کتب خانہ میں مذہبی اخبار آتے ہیں اور مذہبی کتابیں جمع ہیں اگر ہم شریک کتب خانہ ہوں تو شاید ہمارے مذہب کو تحریک ہو اب وہ تعصب علم کی روشنی سے کافور ہوتا جاتا ہے ہم نے تو اکثر عوام کے منہہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ جسقدر جلد اور تھوڑے عرصہ میں پادری جیمس صاحب کی توجہ سے اس کتب خانہ نے عام کے دلوں پر اعتقاد بڑھایا ہے کسی دوسری جگہ تو شاید ہوا ہوگا کیا ناظرین رپورٹ اس فائدہ کو جو کتب خانہ کے ذریعہ سے عوام پر جاری ہے کم سمجھینگے - نہیں - ہم سمجھتے ہیں بہت زیادہ تصور کرینگے اور جو کہ ابھی تک ہمارے کتب خانہ کی فیس شہرت اعتقاد بڑھانی عوام کو اسکی طرف کرنے کے لئے شریک ہونیوالے کی مرضی پر چھوڑی گئی ہے اور یہہ بتلایا جاتا ہے کہ ۲/ سے کم نہیں زیادہ شریک ہونیوالے کی خوشی و مرضی پر منحصر ہے تو عوام لوگ میں سے جو ہنوز اس کتب خانہ کے فائدہ سے کم واقف ہیں بلکہ بیشتر اپنا تعصب اسمیں شامل ہونے سے ظاہر کرتے تھے وہ ۲/ سے زیادہ دینا منظور نہیں کرتے ہیں بعض بعض ایسے بھی ہیں جو اخبار دیکھکر واپس کرنا نہیں چاہتے انکے واسطے دستور العمل مروجہ حال میں ۴/ ماہوار فیس مقرر کی گئی ہے مگر ہم امید کرتے ہیں کہ جب کتب خانہ کی طرف سے پورا اعتقاد و فائدہ رسانی کا عوام کے دلوں پر نقش ہو جاویگا تو فیس کی شرح ابزاد کیجاوے گی سال گذشتہ میں آمدنی چندہ سے تخمیناً چالیس للعہ روپیہ وصول ہوئے تھے سال حال میں تخمیناً ستر ؏ہ روپیہ وصول ہوئے اس حساب سے بیشی سعہ روپیہ کی بحساب اوسط ۲/ چہ ماہوار آمدنی میں ظاہر و عیاں ہے سال گذشتہ میں گرچہ خرید کتب میں بہت کم خرچ ہوا ہے مگر کتب خانہ کو زیادہ تر خیال اسکی آراستگی و طیاری سامان ضروری کے رہا اسی نظر سے ایک الماری آئینہ دار بہت عمدہ بتعداد پچیس ۂعہ روپیہ طیار کرائی گئی ہے بدون اس کے کتب کے خراب ہونے اور کرم کے کھا جانے کا احتمال رہتا تھا ہم جانتے ہیں کہ سال آئندہ میں ایسی کوئی مصارف کی چیز مطلوب نہ ہوگی جس پر بمقدار زر خرچ کیجاوے اور بس خریداری کتب کا اچھا موقع ملیگا سال گذشتہ میں ہمارے ہاں اخبارات مختلف چھاپہ جات سے بدین تفصیل آتے تھے - نور افشاں از لودیانہ ہفتہ وار - کوکب ہند از لکھنؤ ہفتہ وار - پراگریس ماہواری از مدراس - اور بمبئی گزٹ و گزیٹل اخبار انگریزی جناب پریسیڈنٹ صاحب کی مہربانی سے مفت بلا خرچہ واسطے دیکھنے ممبران کے ملتی تھی سال حال میں نور افشاں از لودیانہ - کوکب ہند لکھنؤ ہفتہ وار - بھارت سرہندی از کلکتہ ہفتہ وار اور دو کاپی پراگریس بھی ماہواری آتے تھے مگر دو ماہ سے ملتوی کی گئی ہے بمبئی گزٹ و گزیٹل جناب کی مہربانی سے مثل سال گذشتہ مفت ملتی ہے چونکہ سال حال میں تعداد ممبران زیادہ ہوئی اسلئے کارکن کمیٹی کی صلاح سے چند دستور العمل بنا بر سہولیت اجرائے کار کتب خانہ مقرر ہوئی اور اسکی سو کاپی چھپوا کر ممبران موجودہ حال کو تقسیم کردی گئی ہیں اور باقی کتب خانہ میں اس نظر سے رکھی گئی ہیں کہ جدید ممبر شامل ہونیوالے کو ایک کاپی بنا بر آگاہی دستور کے دیدیجاوے سال حال میں بوجہہ زیادہ ہونے کام کی تنخواہ چپڑاسی میں بھی اضافہ کیا گیا ہے اب خاتمہ میں ہم جناب پادری ای - پی - سی - جیمس صاحب کے لئے کہ جنکی مہربانی سے اس کتب خانہ نے رونق پکڑی ہے اور سرسبز و شاداب رہا تہ دل سے شکر گذاری ظاہر کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے ہم خداوند کریم کی زیادہ برکت و فضل کے امیدوار رہکر رپورٹ کو ختم کرتے ہیں اور ناظرین و سامعین رپورٹ سے التماس کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کام کے لئے دعا کرتے رہیں *

المشتہر منولال سکرٹری کتب خانہ عام [illegible]

وقت غنیمت ہے

وقت تنگ ہے - ہمارے دن جلد گذرتے جاتے ہیں - جو موقع ہمکو اسوقت حاصل ہے شاید کہ پھر نہ ملیگا - پس چاہئیے کہ ہم ان موقعوں کی گرفت کر رکھیں اور انکو ترقی دیں - جب بیماری یا کمزوری ہمکو گھیر لیگی تب کچھہ بن نہ آئیگا اسوقت ہمکو البتہ اسکا سخت رنج ہوگا کہ ہم نے کیا کیا - غنیمت نہ جانا - کسی انگریزی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ کلام یا تحریر میں ہو جو کچھہ غمناک - یہی ہو سکتا تھا ہے از بس غمناک - ہم اپنے کو فائدہ بخش بنا تو سکتے تھے لیکن ہم نے نہ کیا - ہم دوسروں کی مدد کر سکتے اور انکو تسلی دے سکتے تھے لیکن ہم نے نہ کیا - ہر جان کے لئے جہنم کی تلخی یہی ہوگی - ہو سکتا تھا کہ میں بہشت میں ہوتا پر افسوس کہ میں اپنی بے پروائی اور

غفلت اور نادانی کی وجہ سے اب دوزخ میں ہیں۔ اے ناظرین اپنے وقت کو غنیمت جانو۔ یہہ وقت اب تمہارا ہے پر تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ہمیشہ تک کے لئے ہاتھ سے باہر ہو جائیگا + مخزن مسیحی

اعلیٰ ہمتی

ملک انگلستان کے برسٹل نامے شہر کے متوطن گیورگے ملر صاحب کا سن اب اسی برس سے زیادہ ہے۔ وہ ساری عمر سخت کاموں میں مشغول رہے ہیں اور اپنے سن کے اسی ویں سال میں یہہ فرماتے ہیں کہ اب تک میرے ہوش وحواس ایسے درست اور قوی ہیں اور لکھنے کی بھی اتنی ہی طاقت رکھتا ہوں کہ جتنی طاقت مجکو ساٹھ برس قبل تھی اور اور کلام کرنے میں اتنی بھی مشکل نہیں ہوتی ہے کہ جتنی اٹھاون برس اس سے پہلے ہوتی تھی۔ صاحب ممدوح نے ۲۳- ملکوں میں انجیل کی خوشخبری سنائی ہے۔ وہ ایک یتیم خانہ کے مہتمم بھی ہیں جسمیں عنقریب دو ہزار یتیم پرورش پاتے ہیں اور اسکے کل انتظام کا اہتمام اُنہوں نے خوب ہی کیا ہے اور اسکی نگرانی میں وہ پچاس برس سے مشغول ہیں اور خدا نے اُنکے کام کو عجیب طور پر مبارک کیا ہے۔ صاحب موصوف ان یتیموں کی پرورش کے اخراجات کے لئے کسی سے روپیہ پیسہ کا سوال نہیں کرتے ہیں لیکن اپنی حاجتوں کو خدا کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اور اس سے مدد کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ گذرے سال میں اُنکو پچاس لاکھ روپیہ وصول ہوئے پر یہہ بھیک کے طور پر نہیں آئے بلکہ ہر چہار طرف سے روپیہ لوگوں نے اپنے حب دل سے اور خوشی خوشی بھیج دئے سچ ہے کہ خدا اُنکو پہچانتا ہے جو کہ اُسکو پہچانتے ہیں + منہ

شاہ برہما

آخری فرمان کا جواب شاہ برہما نے انگلستان کے اطمینان کے بموجب نہیں دیا قبل اس بحث کے کہ شاہ جو بطور کٹ پتلی کے ہے اُسکو فرانس نچا رہا ہے یا نہیں شاہ کو بجائے خویش سمجھنا مناسب تھا کہ انگلستان کا اقتدار اور جبروت کیسا ہے اگر فرانس نے کوئی اڑنگا لگایا جیسا کہ پچھلی تار برقیوں میں بیان کیا گیا ہے کہ ایم سوٹھی فریسنٹ پریزیڈنٹ سلطنت جمہوری فرانس نے اقرار کیا ہے کہ فرانس کی سازش برہما میں نہیں ہے تو برہما کی بادشاہت دو تین خفیف جھٹکوں کی ہے۔ برٹش فوجی تیاریاں اظہر من الشمس ہیں۔ اور انکا نتیجہ یہی ہونا ہے کہ شاہ کی حکومت جاتی رہیگی۔ اور برٹش راج وہاں بھی قائم ہوگا گورنمنٹ ہند نے ابھی سے برہما کے واسطے ڈپٹی کمشنر و کمشنر وغیرہ کا انتخاب شروع کر دیا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اُس حکومت کا الحاق ہوگا۔ دنیا میں زبردست کے دعاوی اور کارروائیاں بھی زبردست ہوا کرتی ہیں۔ قبل جنگ برہما اور نتائج فتح انگلستان اگرچہ لوگوں کو تعجب ہے کہ ہنوز جنگ نہیں ہوئی کہ عہدہ داروں کے تقررات شروع ہو گئے۔ مگر انگلستان زبردست ہے وہ جو کچھ کرے یا کہے سب ٹھیک و درست ہے۔ اُسکو بھروسہ ہے کہ برہما کی شکست ہوگی۔ اور برٹش کا بول بالا رہیگا۔ ورنہ ما و شما کی کیا بساط ہے۔ کہ قبل ظہور واقعات وہ دعویٰ کریں جسکا عملی ظہور قضا و قدر کے متعلق ہو خیر اس بحث سے بھی قطع نظر کیا جاتا ہے۔ گفتگو اس امر میں ہے کہ الحاق ہونا چاہئے یا نہیں۔ ایک مدت سے انگلستان کی پالیسی یہہ رہی ہے۔ کہ وہ مجبوراً غیر ممالک سے جنگ تو کرتا ہے مگر اس نے کسی ملک کا الحاق نہیں کیا۔ جس والی ملک نے اُسکے خلاف سر اُٹھانے کا ارادہ کیا اُس نے اُسکی سر کوبی شائستہ طریق سے کی کہ اُس کا مطلب بھی نکل آیا یعنے سانپ بھی مر گیا لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی۔ اس سے مقصود یہہ ہے کہ ملک کے الحاق کرنے میں جو دقتیں پڑتی ہیں اور بدنامی ہوتی ہے اُس سے انگلستان محفوظ رہا۔ ہمارے نزدیک کنزرویٹو گورنمنٹ کی پالیسی لارڈ ڈربن کی تقریر کے بموجب ہونا چاہئے تھی۔ جسکا مقصد یہہ ہے کہ موجودہ شاہ کو بعد کامیابی معزول کرنا چاہئے اور بجائے اُسکے کسی اور شاہزادہ کا انتخاب ہو اگر اس طریق سے پالیسی کی رفتار نہ ہوگی تو پیچیدگیوں کے سوا اور کیا ہے +

عرصہ سے برہما کا قضیہ پیش ہے۔ ہماری ہمیشہ سے یہہ رائے رہی کہ ایسے ظالم بلکہ اظلم بادشاہ کی جیسے کہ برہما کا موجودہ شاہ ہے جسقدر جلد بیخکنی ہو پولیٹیکل مقاصد کے لحاظ سے واجب ہے +

مگر لبرل گورنمنٹ نے برہما کے معاملات کو زمانہ کے واقعات پر منحصر رکھا تھا مصر میں معاملات اُلجھے ہوئے تھے سرحدی جھگڑے پیش تھے انکا تصفیہ ابھی کامل طور پر نہ ہوا تھا کہ برہما پر فوج کشی کی ضرورت ہوئی خیال کیا جاتا ہے کہ برہما برٹش حملوں سے ابھی محفوظ رہتا مگر فرانس کے عہدنامہ سے مجبوراً برٹش کو مداخلت کی ضرورت ہوئی جب برٹش گورنمنٹ کا رزیڈنٹ مستقلی دارالحکومت برہما میں نہ تھا اور عرصہ سے تعلقات ترک ہو گئے تو فرانس نے میدان خالی پاکر اپنا اقتدار قائم کرنا چاہا تھا اور فرانس سے عہدنامہ کیا گیا تھا گویا اُسکی جانب سے شگوفہ کھلا کہ اُس سے حیرت ہوتی تھی اس صورت میں انگلستان کے واسطے دو امور تصفیہ طلب تھے یا برہما سے بالکل ہاتھ اُٹھالینا تھا اور شاہ کو اُسکی مرضی پر چھوڑ دینا تھا کہ وہ جو کچھ چاہے فرانس سے کرے یا فرانس کے دل میں جو کچھ آئے وہ بغیر خیال تعلقات برٹش برہما میں کر گذرے

بامداخلت کرکے برہما میں فرانسیسی سازشوں کا حال قطعی طور پر دریافت کرے وہ پہلے مسئلہ پولٹیکل سے چشم پوشی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ برہما گو ہندوستان میں نہیں تھا لیکن بوجہ اسکے اسکا ایک حصہ انگریزی گورنمنٹ کے قبضہ میں ہوا اور اُس ملک سے تجارتی تعلق مدتوں سے قائم ہی برہما ہمسایا کیا تھا ایک ماتحت ریاست سی تھی ان وجوہ سے کیونکر ہو سکتا تھا کہ برٹش گورنمنٹ اپنے اقتدارات سے باز آتی اور فرانس وغیرہ کو موقع دیتی کہ وہ برٹش سے تعلقات کے دور کرنے میں ساعی ہوں اور ادھر سکوت اختیار کیا جائے۔ پس ضرور ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی دوسرے امر پر متوجہ ہوا اور فوراً فوج کشی سے تنہا اپنا ہی اقتدار قائم کرے +

برہما پر موجودہ فوج کشی کے اسباب گذشتہ فوج کشی کے اسباب مشابہ ہیں لارڈ لٹن نے افغانستان پر اسی جہت سے فوراً چڑھائی کی تھی کہ کابل میں ایک روسی سفیر آیا تھا امیر شیر علیخان نے برٹش سے کشش کی تھی برٹش کے آخری فرمان کا جواب بھی مطیعانہ نہ دیا تھا چمبرلین صاحب کی سفارت کو علی مسجد میں روکا تھا اُس زمانہ کی گورنمنٹ کو روسی سفارت کے آنے سے روسیوں کی حمایت کا خیال ہوا تھا فوراً افغانستان پر چڑھائی ہوئی روسیا کنارہ کش ہوگیا۔ امیر شیر علیخان کی قسمت میں جو کنارہ کش ہوگیا۔ امیر شیر علیخان کی قسمت میں جو لکھا تھا وہ ہوا۔ برہما میں اگر روس کی لیکن فرانس کی سازشی کارروائیوں کا تذکرہ ہو خواہ وہ سازش سچی ہو یا نہ ہو مگر شاہ برہما کے واسطے بھی وہی نتیجہ پیدا ہوگا جو امیر شیر علیخاں کے لئے ہوا تھا۔ روس نے امیر شیر علیخان کو امارت افغانستان سے محروم کر دیا تھا۔ شاہ برہما فرانس کی بدولت تباہ و برباد ہوگا۔ فرانس نے بارہا دھوکا دیا ہے مصری معاملات میں اول اول تو انگلستان کا شریک رہا انگلستان کا

جنگ میں مبتلا ہونا تھا کہ فرانسیسی جہاز نہر سویز سے رخصت۔ مصری پیچیدگیوں سے چھٹکارا نہ ہوا تھا کہ اُسی فرانس نے برہما میں انگلستان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم کیا +

واقعات سے تو یہی پیدا ہے کہ فرانس وقت پر علیحدہ ہو جائیگا اور جنگ میں پھنسا کر دونوں کے نقصانات جانی و مالی پر مسرت ظاہر کرے گا اسمیں شک نہیں کہ شاہ برہما ذلیل و خوار ہوگا لیکن تھوڑا بہت نقصان گورنمنٹ برٹش کا بھی تصور ہے یہی مقصود فرانس کا سمجھ میں آتا ہے۔ علاوہ اسکے فرانس ایسے ظالم و جابر شاہ کی حمایت کیا کریگا اُسکے شان کے بھی خلاف ہے کہ وہ چھوٹی بڑی حکومتوں میں جنگ کرا کر آپ علیحدہ تماشا دیکھے چہ جا کہ ایک سفاک و جابر بادشاہ کا طرفدار ہو جس سے دنیا میں فرانس کی بدنامی اور سبکی ہو +

برہما کی جنگ کے واسطے آج پانچ لاکھ روپیہ ماہوار کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی اور شاہ نے جب فرمان کی تعمیل سے انکار کیا ہے تو بجز جنگ کے اور کیا ہے اگر پانچ لاکھ ماہوار کے صرف میں شاہ کا قلع و قمع ہو جائے بہتر ہے ایسی جنگوں میں احتمال پیچیدگیوں کا ہے اور مصارف واقعات کے اعتبار پر ہوا کرتے ہیں +

معلوم نہیں کہ واقعات کیا پیش آئینگے۔ لیکن یہہ بات تو ظاہر ہے کہ حال کی مصری اور افغانی لڑائیوں میں ابتدائی تخمینہ سے بہت ہی زیادہ صرف ہوگیا ہے اور اس صرف کا نعم البدل قرار واقعی نہیں ہوا۔ ابتدا میں مصری تعلقات عربی پاشا کی قید کے بعد کیسے صاف تھے پھر ایسے پیچیدہ ہوگئے کہ آج تک نہ سلجھے۔ افغانستان کی جنگ میں ظاہر ہو کہ برٹش کا سپاہیوں کے سوا اور کچھ

نہ تھا مگر کروڑہا روپیہ صرف ہوگیا اور پیچیدگیاں بڑھتی ہی جاتی تھیں۔ لارڈ رپن نے آئندہ کے مصارف سے گورنمنٹ کو محفوظ کر دیا کہ افغانستان سے کل فوجوں کو واپس طلب کر لیا۔ لیکن اُس طلبی سے اس امر کا تصفیہ نہ ہوا کہ جیسی جلدی تلوار اور بریچ لوڈنگ بندوقوں وغیرہ سے ابتدائے جنگ میں انگلستان کی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر اُسی حد تک مصارف رہیں تو کچھ مضائقہ نہیں آجکل تو یہہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جنگ سے بعد بھی ایسے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں کہ اُنکا تصفیہ جلد ہو جاتا ہے۔ برہما میں کامیابی ضرور ہوگی۔ سوائے فرانس کے اور سلاطین سے اندیشہ نہیں ہے کہ مصری معاملات کیطرح برہما کے معاملات بھی پیچیدہ ہوں۔ لیکن فرانس سے امید نہیں کہ وہ خواہ مخواہ غیر کے واسطے جنگ پر آمادہ ہو اور بغیر جنگ اگر اُنکی جانب سے آخر میں پیچیدگیاں بڑہیں تو دیکھئے وہ کیونکر دور ہوتی ہیں +

حضور لارڈ ڈفرن کے وقت میں یہہ جنگ ہوگی دیکھئے کیونکر برہما سے معاملات بعد جنگ تصفیہ پاتے ہیں + از گوہ نور

اخبارات تازہ

رنگون ۱۱- نومبر مفصلہ ذیل خبریں گورنمنٹ برہما کے جولیئے بمبئی کارپوریشن کمپنی کے مقدمہ کی نسبت وزیر بیان کرتے ہیں کہ اس معاملہ پر اور بحث کرنی فضول ہے کیونکہ بادشاہ تھیبا نے کارپوریشن کو آگاہ کر دیا ہے اگر وہ مرضی سمجھینگے تو ہیں دیکھیں گا کہ بیرونی تجار کو آیا تکلیف ہوئی ہے یا نہیں۔ لیکن شاہ تھیبا نے اپنے دعوٰی کو واپس لینے سے انکار کیا ہے برٹش گورنمنٹ نے تھوڑے برس ہوئے کہ ریزیڈنٹ کو واپس بلا لیا تھا۔ اگر گورنمنٹ

سابقہ بنیاد پر ریذیڈنٹ بھیجنا چاہتی ہے تو ہم استقبال کرینگے بیرونی معاملات کی نسبت برہما گورنمنٹ نے فرانس جرمنی اور اٹلی سے ارتباط کیا ہوا ہے اسواسطے ہم بغیر ان کی مشورت کے نہیں جواب دیسکتے بیرونی تجارت کے رستوں کے کھلا رکھنے کے واسطے وزیروں نے بیان کیا ہے کہ گورنمنٹ برہما ہمیشہ سوداگروں کی مددگار رہی۔ فقط ان کو گورنمنٹ سے امداد لینے کے واسطے درخواست کرنی چاہیئے جواب تمام مطالبوں کا سخت الفاظوں میں ہے +

سرکار کے بیرلیسنڈر گاسٹ کو فی الفور حملہ کرنیکے لئے تیار رہنے کا حکم ہوا ہے اور فقط وہ سرحد کے پار ہونے کے واسطے ویسرائے کے حکم کے منتظر ہیں +

لنڈن ۱۱ نومبر کل رات لارڈ سالسبری نے لارڈ میئو بار کی دعوت میں بیان کیا کہ دلی اتفاق مابین انگلستان اور روس کے سرحد افغانستان کے تعین تک ہے برہما کے معاملات کی نسبت ہز لارڈشپ امید کرتے ہیں کہ تھوڑی تفاوت برہما اور برٹش گورنمنٹ کے مابین واقع ہوگی ہیں نہایت خوش ہوں کیونکہ جو سلوک برٹش گورنمنٹ برہما گورنمنٹ سے کر رہی ہے وہ بالکل گورنمنٹ چین کی رضامندی اور دوستی پر مبنی ہے +

ہز لارڈشپ نے بلگیریا کے معاملات کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ بغیر کونفرنس کے فیصلہ دینے پر کہ جو کہ قریباً ہونے والا ہے میں امید کرتا ہوں کہ سلطنت ترکی بالکل بے امداد رہیگی۔ اور وہ اقرار نامہ جو کہ یورپ کی سلطنتوں کے مابین ہونے والا ہے تسلی بخش ہوگا جیسا کہ لوگوں کو امید ہے +

گورنمنٹ کی پالیسی کا دارمدار ائرلینڈ کی حفاظت اور ارتباط پر ہوگا +

لنڈن۔ ۱۲۔ نومبر۔ مسٹر گلیڈسٹون کل اڈنبرگ میں پہنچا اور انکا استقبال نہایت زور شور سے ہوا ایک سپیچ میں اُنہوں نے لبرل ممبروں کو جمع ہونے کی تحریک دی اور انکو اترلینڈ کے جدا کرنے کے واسطے مقابلہ کرنے کو آمادہ کیا +

رنگون۔ ۱۲۔ نومبر تالیفو نا یا طمو میں پہنچگیا ہے غالباً منہالہ میں ٹھہرایا جائیگا +

شاہ تھیبا نے بدھ مذہب کے مخالفوں سے لڑنے کیواسطے ایک اشتہار اشتعال دینے والا جاری کیا ہے منہالہ او جینک سونگ میں دریا کو روکنے کیواسطے تیاریاں ہو رہی ہیں گورنمنٹ برہما نے ایک پوشیدہ جاسوس منہالہ میں رکھا ہے +

یہ بھی خبر ہے کہ گرودن ہمراہ یورپینوں راے کونیل جنرل اڈرینو کے بھاگ گیا تو یورپین اپنے آپ کو اٹلین ڈاکٹر کے گھر محفوظ کرینگے +

بادشاہ نے ملکہ سے اپنی فوج کی کمان لینے کیواسطے درخواست کی ہے تمام گانوں جو کہ دریا کے کنارہ پر واقع ہیں برباد ہو گئے ہیں +

مدراس۔ ۱۴۔ نومبر یہاں غلہ اور مویشی بھی کثرت سے برہما کو روانہ ہونیکے واسطے جمع ہو رہے ہیں +

دوسری لائٹ کیولری کے ایک سکوڈرن کو جلدی روانہ ہونے کے لیئے تیار رہنے کا حکم ہوا ہے +

انگریزی فوج کی بھرتی

لنڈن۔ ۱۴۔ نومبر۔ اِس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ دس رجمنٹیں پیادوں کی انگریزی فوج میں زیادہ کیجائیں۔ جو کہ بسبب بیماری کے سفر میں کم ہو گئی ہیں۔ اِن کے علاوہ ہندوستان کیواسطے اور درکار ہیں +

کلکتہ۔ ۱۲۔ نومبر۔ سر ریورتامسن اتوار کے روز اوڈیسہ کو روانہ ہونگے۔ اور پانچویں ماہ آئندہ تک واپس نہیں آئینگے +

کلکتہ۔ ۱۲۔ نومبر ایک کمیٹی لیڈی ڈفرن فنڈ کیواسطے آٹھویں ماہ آئندہ کو منعقد ہوگی۔ چندہ کی رقم آجتک دس ہزار تین سو چھتر تک پہنچگئی ہے +

لنڈن۔ ۱۳۔ نومبر۔ مسیز ارمسٹرانگ کے مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا سٹیٹ کو تین ماہ کی قید جیکوس کو ایک مہینہ کی اور جیرٹ کو چھ ماہ کی قید اور میوری کو چھ ماہ قید سخت مع مشقت سخت +

لنڈن۔ ۱۲۔ نومبر۔ یہہ خبر ہے کہ برٹش فوج میں دس رجمنٹیں زیادہ کیجائیں۔ سرکاری طور پر اسکی تردید ہوئی ہے گورنمنٹ نے ابھی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ ہندوستان میں برٹش فوج بڑھائی جائے +

برلین۔ ۱۲۔ نومبر۔ گورنمنٹ جرمنی نے ایک جرمن کونسل بمبئی میں اور ایک کونسل جنرل کا کلکتہ میں مقرر کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے +

قسطنطنیہ۔ ۱۳۔ نومبر۔ کونفرنس نے رومیلیا کے بحال رکھنے کے بڑے بڑے اصولوں کو منظور کر لیا ہے لیکن اِسکے بحال رکھنے پر بہت اختلاف پیدا ہو گیا ہے +

رنگون۔ ۱۳۔ نومبر منادی شاہ تھیبا نے جو کی ہے وہ مفصلہ ذیل ہے +

انگریزوں نے حریفانہ دعوے پیش کئے ہیں جو کہ بادشاہ قبول نہیں کر سکتا اسواسطے جنگ ہوگی اِسلئے برہما کے تمام باشندوں کو اپنے خان و سامان کی حفاظت کیواسطے لڑنا چاہئے۔ بادشاہ بذاتِ خود فوج کی کمان کریگا۔ اب برہما والوں کو ملک اور بدھ مذہب کی خاطر ضرور لڑنا چاہئے جنکو کہ انگریز برباد کرنا چاہتے ہیں بیرونی حملہ آوران کو ضرور زک دینا مناسب ہے جبکہ وہ سرحد سے پار ہوں اُن کو بیشک قتل کرنا چاہئے +

اس منادی پر تمام وزیروں کے دستخط ہیں۔ تالیفو بلا روک منڈالی میں چلا آیا ہے۔ منہالہ میں محصولیوں نے اِسکے ٹھہرانے کی کوشش کی لیکن کپتان نے فوجکی آمد و رفت کو دیکھکر جہاز کو وہاں سے چلایا۔ بادشاہ نے غیر ملک کے باشندوں کو بلاکر انکی حفاظت کی تشفی کی ہے منڈالی میں انگریز ہونے کے شبہہ میں ایک جرمن قتل ہونے والا تھا مگر اِس کی خوش قسمتی سے اِسکی قومیت اسوقت معلوم ہو گئی ہے منڈالی میں ۱۱۵۰۰ آدمی سرحدی فوجوں کو امداد دینے کے واسطے تیار ہیں +

لودیانہ

سنا گیا ہے کہ ہفتہ حال میں ایک دو جگہ قفل شکنی ہوئی ہے مگر پولیس تحقیقات میں مصروف ہے +

بیماری بخار کا کسیقدر زور ہے اور مہلک بھی ہے چند اموات بخار کے باعث وقوع میں آئی ہیں +

قلعہ لودیانہ کی تعینہ فوج جس وقت مصنوعی جنگ میں جائیگی تو قلعہ کا انتظام ریاست کپورتھلہ کی فوج کے سپرد کیا جاویگا +

مسٹر کارسٹیفن صاحب بہادر ۱۴۔ نومبر سے عہدہ ڈویزنل جج کا کام کرتے ہیں اور مسٹر داگورو دیال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج کا کام کرتے ہیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا